بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور تقلید

☼ از قلم مفتی شبیر احمد حنفی حفظہ اللہ

اعتراض: غیر مقلدین؛ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول سے تقلید کا رد کرتے ہیں۔ غیر مقلدین کی عبارت یہ ہے:

"سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لاتقلدوا دینکم الرجال. اپنے دین میں لوگوں کی تقلید نہ کرو!

(سنن الکبریٰ از امام بیہقی، ص ۱۶ جلد ۲ طبع بیروت)"

جواب:

آپ رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی وضاحت ایک دوسری روایت میں موجود ہے۔ المعجم الکبیر للطبرانی: میں موجود ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ:"لا يُقَلِّدَنَّ أَحَدُكُمْ دِينَهُ رَجُلا، فَإِنْ آمَنَ آمَنَ وَإِنْ كَفَرَ كَفَرَ. (المعجم الکبیر للطبرانی: ج8 ص63 رقم الحدیث 8677)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی آدمی دین میں کسی دوسرے آدمی کی تقلید نہ کرے (اس طرح) کہ اگر وہ ایمان لائے تو یہ بھی ایمان لائے اور اگر وہ کفر اختیار کرے تو یہ بھی کفر اختیار کرے۔

تحقیق السند: اس کے راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں۔ (مجمع الزوائد ج 1 ص 180)

اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ آدمی کا کسی شخص کی ایسی تقلید اور پیروی کرنا حرام ہے کہ اگر وہ شخص غلط باتوں حتیٰ کہ -معاذ اللہ- کفر کا حکم بھی دے تو یہ شخص کفر کو بھی قبول کر لے۔ ایسی تقلید کو تو ہم خود ناجائز اور غلط کہتے ہیں۔

علامہ ابو بکر خطیب البغدادی (م463ھ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول (لا يُقَلِّدَنَّ أَحَدُكُمْ دِينَهُ رَجُلا الخ) کو نقل کر کے اس کا صحیح مصداق بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أما الأحكام الشرعية، فضربان: أحدهما: يعلم ضرورة من دين الرسول صلى الله عليه وسلم كالصلوات الخمس، والزكوات، وصوم شهر رمضان، والحج، وتحريم الزنا وشرب الخمر، وما أشبه ذلك. فهذا لا يجوز التقليد فيه، لأن الناس كلهم يشتركون في إدراكه، والعلم به، فلا معنى للتقليد فيه وضرب آخر: لا يعلم إلا بالنظر والاستدلال: كفروع العبادات، والمعاملات، والفروج، والمناكحات، وغير ذلك من الأحكام، فهذا يسوغ فيه التقليد، بدليل قول الله تعالى: فاسألوا أهل الذكر إن كنتم لا تعلمون ولأنا لو منعنا التقليد في هذه المسائل التي هي من فروع الدين لاحتاج كل أحد أن يتعلم ذلك، وفي إيجاب ذلك قطع عن المعايش، وهلاك الحرث والماشية، فوجب أن يسقط.

(الفقیہ والمتفقہ للخطیب: ج2 ص150)

ترجمہ: احکام شرعیہ دو قسم کے ہیں؛ ایک وہ احکام ہیں جن کا تعلق ضروریات دین کے ساتھ ہے جیسے پانچ نمازیں، زکوۃ، رمضان کے روزے، حج، زنا اور شراب کا حرام ہونا وغیرہ۔ یہی وہ قسم ہے جس میں تقلید جائز نہیں (اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مراد بھی یہی ہے) کیونکہ ان چیزوں کو سمجھنا اور جاننا تمام لوگوں کا کام ہے اس لیے اس میں تقلید کی کوئی ضرورت نہیں۔ دوسری قسم کے وہ احکام ہیں جو غور و فکر اور استدلال ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں جیسے عبادات، معاملات، نکاح وغیرہ کے فروعی احکامات۔ یہ ایسے احکامات ہیں جن میں تقلید کے علاوہ چارہ کار نہیں۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ

فرمان ہے: ﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لیا کرو! اگر فروعِ دین کے ان مسائل میں ہم تقلید کو ناجائز قرار دیں تو ہر شخص کو یہ مسائل لازماً سیکھنے پڑیں گے اس طرح تو لوگوں کی معیشت تباہ ہو گی، کھیتیاں اجڑ جائیں گیں، مویشی ہلاک ہو جائیں گے (یوں ہر شخص ان جزئیات کو تلاش کرے تو سارا نظام عالم تباہ و برباد ہو جائے گا) اس لیے ضروری ہے کہ لوگوں سے اس حرج کو دور کیا جائے (اور تقلید پر عمل کیا جائے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی وضاحت میں علامہ خطیب مزید لکھتے ہیں:

ولأنه ليس من أهل الاجتهاد فكان فرضه التقليد ، كتقليد الأعمى في القبلة. (الفقیہ والمتفقہ للخطیب: ج2 ص151)

ترجمہ: نیز اس لیے کہ وہ (عام آدمی) اجتہاد کا اہل نہیں ہے لہذا اس کا فرض یہ ہے کہ وہ بالکل اس طرح تقلید کرے۔ جیسے ایک نابینا قبلے کے معاملے میں کسی آنکھ والے کی تقلید کرتا ہے۔

خلاصہ کلام:

[۱]: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان میں ایسی تقلید کا رد ہے جس سے کفر کی اتباع لازم آئے۔

[۲]: بدیہیات میں تقلید سے منع ہے۔

[۳]: فروعی احکام و جزئیات میں تقلید واجب بلکہ فرض ہے (کما قال الخطیب)

تحریر: 26-نومبر 2016ء